سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام

مصنفہ و مولفہ

عطار ثانی جناب صوفی خواجہ محمد اکبر خان صاحب
اکبر وارثی قادری چشتی میرٹھی

عروج مجلّیٰ

معروف بہ

معراج معلّیٰ

حسب فرمائش جناب صوفی شرف الدین احمد صاحب
وارثی تاجر کتب میرٹھی

سنہ ۱۹۱۵ء

در مطبع عزیز المطابع میرٹھ باہتمام منشی حمید الدین طبع گردید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصےٰ یعنی پاک ہے وہ ذات جسنے سیر کرائی اپنے بندہ کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کیطرف رات مین۔ باقی اسکی تفصیل احادیثِ صحاح مین مرقوم ہے کہ جسکا قدرِ مشترک حدِّ تواتر تک پہونچگیا ہے۔ اگرچہ ایک ایک روایت خبرِ احاد ہے اسواسطے منکر کے لئے کفر کا خوف ہے۔ اب ہم اُن شکوک و شبہات کو اوّل رفع کردین کہ جو منکرین و ملحدین نے ظاہر کئے ہین یعنی ملحد منش معراجِ جسمانی کا انکار کرتے ہین اور جسم سے فقط بیت المقدس تک آنحضرت کا جانا مانتے ہین اور آگے آسمانون پر روح کا جانا ثابت کرتے ہین اور یہ دلیل لاتے ہین کہ حضرت امیر معاویہؓ معراج کی نسبت یون فرماتے ہین۔

کان رؤیا صادقۃ یعنی ایک خواب سچّا تھا او حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ عنہا سے بھی یہ منقول ہے مافقد جسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج

کہ معراج کی رات جسم مبارک آنحضرتؐ کا گم نہوا۔ اور قرآن مجید مین بھی

اللہ پاک یون فرماتا ہے وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ

یعنی جو خواب کہ اے نبیؐ ہمنے تجھکو دکھلایا تھا اوسکو لوگون کے حقمین

فتنہ بنا دیا۔ الجواب۔ اُنکی دلیل کا جواب یہ ہے کہ اول تو یہ روایتین

کہ جو حضرت عائشہؓ اور حضرت معاویہؓ سے منقول ہین اُن احادیث

صحاح کے مقابلہ مین کہ جنمین صاف جسم کے ساتھ آسمانون پر جانا مذکور ہے

صلاحیت نہین رکھتین۔ پس شاذ و نادر قرار دیجائینگی۔ دوم اگر اُنکو بہمہ

وجوہ تسلیم بھی کیاجائے تب بھی مخالف کا مدعا ثابت نہین ہوتا کیونکہ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے معراج جسمانی کے خواب مین کئی مرتبہ

معراج ہوئی تھی۔

تا عرش کئی بار گئے آئے محمدؐ		بیکل رہے اُمت کیلئے ہائے محمدؐ	

بس تو ہم کہتے ہین کہ تمھاری ان روایتون سے یہ ثابت ہے کہ حضرتؐ کو

خواب مین معراج ہوئی اور اس سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ کبھی بیداری

مدت کے بعد ایمان لائے ہین اور حضرتؐ کو کئی برس پہلے معراج ہوئی۔ سو انکی روایت اس معاملہ مین اُن صحابہ کے مقابلہ مین کہ جو اوسوقت موجود تھے معتبر نہین۔ علیٰ ہذا القیاس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ایک مدت کے بعد حضرتؐ کے نکاح مین آئین یہ بھی اوسوقت نہین تھین۔ چہارم حضرت عائشہ صدیقہ کے قول سے مخالف کا مدعا ثابت نہین ہوتا کیونکہ ہم کہتے ہین کہ اسکے یہ معنی ہین کہ جسم رُوح سے جدا نہین ہوا معہ جسم کے روح اوپر گئی۔ اور قرآن شریف کی آیت کا یہ جواب ہے کہ خود یہی آیت ہمارے مدعا کیلئے دلیل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس آیت مین اس معراج کی نسبت فتنہ فرماتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت کا خواب مین آسمانون پر تشریف لیجانا فتنہ نہین ہوسکتا اسلئے کہ خواب کی باتون کو لوگ ایسا عجیب نہین سمجھتے کہ اونکی تکذیب کرکے کافر اور مُرتد ہوجاتے اور شوروغل مچاتے ہان اگر کوئی جسم کے ساتھ بیداری مین افلاک پر جانا بیان کرے تو اوسکو البتہ عوام بعید اور عجیب جانا کرتے ہین پس معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے جسم کیساتھ حالت بیداری مین افلاک پر جانا بیان فرمایا تھا۔ سو وہ لوگون کے حق مین کہ جو ضعیف الایمان تھے فتنہ ہوگیا۔ بس ضرور ہوا کہ رؤیا کے معنی

اس آیت مین خواب کے نہ لئے جائین بلکہ رویت بصری مُراد لیجائے
کیونکہ لفظ رویا کچھ خواب ہی کیلئے مخصوص نہین ہے۔ لفظ رویت سے مشتق ہے،
جسکے معنے دیکھنا ہے اور مُلحد لوگ اِس دلیل سے آسمان پر جانا محال سمجھتے
ہین کہ آسمان مین دروازے ہین اور نہ آسمان ٹوٹ پھوٹ سکتے ہین کہ
جو آپ توڑ پھوڑ کر اوپر تشریف لیگئے۔ ہم کہتے ہین کہ قادرِ مطلق نے ایک
کُن کے ساتھ دونون عالم کو ظاہر کر دیا اور اوسکو اب بھی ہر طرح قدرت
وہی ہے اور جب ہر طرح کی قدرت ہے تو پھر کیا مُشکل جس صورت سے
چاہا بلالیا۔ اور حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم معہ جسدِ اطہر کے تشریف لیگئے
کیونکہ یہ از خود رفتن نہین بلکہ ربودن ہے۔ ایک یہ کہ اِنسان مین تزکیہ اور
تصفیہ کرتے کرتے یہانتک لطافت آجاتی ہے کہ جسم بمنزلہ اور لوگون کے
روح کے ہوجاتا ہے پس آنحضرت کے تمام نفوس سے کامل ترین آپکا جسم
مبارک روح کا اثر رکھتا ہے اور لطیف چیزون کا بے پھٹے ٹوٹے آسمانون سے
پار نکلجانا ایسا ہے جیسے نظر کا آئینہ سے پار ہونا ۵

تن او کہ صافی تر از جان ماست	اگر شد بہ یک لحظہ آمد رواست

آنحضرت تھوڑے سے عرصہ مین عالمِ بالا پر تشریف لیگئے۔ دوسرے پٹکا بھی آپ کی کمر مبارک سے نکل جاتا تھا اور چونکہ اور انبیاء علیہ السلام کو یہ لطافت اور درجۂ تزکیہ حاصل نہ تھا لہذا جسمانی معراج نہین ہوئی۔

آغاز

ارباب خبر نے وقوعِ واقعۂ معراج مین عجیب عجیب نکات و لطائف لکھے ہین۔ مختصر یہ کہ اللہ پاک کو اپنے محبوب کی عظمت کا فرشتون اور انسانون اور جمیع مخلوق کو جتانا اور اپنی قُربت کا خلعت خاص عطا فرمانا اور تمام نبیون پر شرف امتیاز بخشنا منظور تھا۔ چنانچہ عالمِ بالا کی سیر کے بارہ مین آیۂ سبحان الذی اسریٰ اور قربتِ الٰہی کی دلیل مین نکتہ قاب قوسین او ادنیٰ اور دیدار جمالِ ذوالجلال کے ثبوت مین کنایہ ما زاغ البصر وما طغیٰ اور آگاہی اسرارِ الٰہی کی گواہی مین رمز فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ اور ادراکِ انوار نامتناہی کی شہادت مین اشارہ لقد رایٰ من آیات ربہ الکبریٰ دلیلِ ناطق اور برہانِ صادق ہے۔

اگر ... جب اللہ پاک نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تو دونون مین بحث ہوئی

اور ہر ایک اپنی بڑائی کی دلیل لایا۔ آسمان نے کہا کہ مین رفعت
رکھتا ہون والسماء رفعها زمین نے کہا کہ مین بسط رکھتی ہون

وجعل الارض بساطاً

نظم

فلک بولا کہ مجھمین ماہ خورشید درخشان ہین
زمین بولی کہ مجھپہ لعل ہین گلہای خندان ہین

فلک بولا زمین سے مجھمین انوار الٰہی ہین
زمین بولی فلک سے مجھمین اسرار الٰہی ہین

فلک بولا کہ تارے مجھمین ہین تارومین رفعت ہی
زمین بولی کہ غنچے مجھپہ ہین غنچومین نکہت ہی

فلک بولا بلندی دی خدا نے ہر طرف مجھکو
زمین بولی ملا ہی خاکساری سے شرف مجھکو

فلک ہنسکر یہ بولا کہکشان تارون جڑی دیکھو
زمین ہنسکر یہ بولی مجھمین موتی کی لڑی دیکھو

فلک بولا ستارون سے منور ہین میرا سینہ ہے
زمین بولی کہ مجھپہ طور ہے مکہ مدینہ ہے

یہ سنکر آسمان نے کہا کہ مین ہون قلعۂ فلک۔ جائے ملک۔ محل عرش
رفیع۔ مکان کرسی وسیع۔ بام جبرئیل و میکائیل۔ مسکن اسرافیل و عزرائیل۔
صومعہ پسر مریم۔ مقام لوح وقلم۔ مدرسہ ادریس۔ بیت المعمور
تقدیس۔ پھر تو خاک غمناک نہایت شرمندہ ہوئی اور کئی ہزار سال

زمین ہزار ناز و افتخار سے بولی کہ اے فلک دیکھہ اب اس سلطانِ

دو جہان نبیٔ آخر الزمان کے قدوم پاک مجہپر آئے کہ جس کے سبب سے

اللہ پاک نے دونون عالم کو پیدا کیا اب کہہ کہ مین بڑی ہون یا تو؟

شرافت مجہے ہے یا تجہے؟

مجھپہ پیدا ہوئے محبوب خدا یا تجہپر	اب ہون مین جمعیت عالم سے سرافراز کہ تو
مجھپہ ہین فخر دو عالم کے قدم یا تجہپر	اب کرون طالع بیدار پہ مین ناز کہ تو

آسمان لاجواب ہوا اور جناب الٰہی مین دعا کرنے لگا کہ یا رب العالمین اوس خاتم المرسلین کو یہان جلوہ گر فرما اور میری بلندی کو جو تو نے بخشی ہے خاک مین نہ ملا- اب مین اس شرافت سے خالی ہون اگرچہ ظاہر مین زمین سے لاکھہ طرح عالی ہون- اللہ تعالیٰ نے اوسکی دعا قبول فرمائی- اور آنحضرت کو معراج مین طلب کر کے آسمان کو بھی شرف بخشتا

قصیدہ معراج شریف

دونون عالم ہین نور علےٰ نور کیون کیسی رونق فزا آجکی رات ہے
یہ مسرت ہے کسکی ملاقات کی عید کا دن ہے یا آجکی رات ہے

دِن بھلے ہون تو دِن اسکا مجنون ہجر زُلف شبگون ہر روز اُجھائے
اوڑھنی چاند تارونکی اوڑھے ہوئے لیلیٰ دلربا آجکی رات ہے

طُور چوٹی کو اپنی جُھکانے لگا چاندنی چاند ہر سُو بچھانے لگا
عرش سے فرش تک جگمگانے لگا رشک صبح صفا آجکی رات ہے

فرش کون و مکان مین ہے کمخواب کا ہین یہ معنی کہ سونا نہین ہجروا
سونیوالون کو اکسیر ہے جاگنا جاگ لو رتجگا آجکی رات ہے

اوسکی سُونگھی جو بُو اسکی دیکھی ضیا دِن پھرے دونونکے اور نصیبہ کھُلا
عارضِ شہ پر قربان دِن آجکا زُلف پر مُبتلا آجکی رات ہے

وہ حبیب خدا سیّد المرسلین خاتم الانبیا شاہِ دنیا و دین
بزمِ قوسین مین ہونگے مسند نشین جشن معراج کا آجکی رات ہے

طور پر رفعتِ لامکانی کہان لن ترانی کہان من رآنی کہان
جسکا سایہ نہین اوسکا ثانی کہان اوسکا ایک معجزہ آجکی رات ہے

روایت ہی کہ جس سال آپ کو نبوّت عطا ہوئی ہے اوس سے بارھوین برس ماہ رجب کی ستّائیس تاریخ شب دوشنبہ کو جناب خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اُمّہانی یعنی اپنی پھُوپی کے گھر باسباب ظاہر خواب راحت مین تھے۔

خواب راحت میں تھی امہانی کے گھر آ کے جبریل نے یہ سنائی خبر
چلئے چلئے شہنشاہ والا گہر حق کو شوق لقا آ چکی رات ہے

جاگو جاگو شہنشاہ دنیا و دین اوٹھو اوٹھو ذرا لامکاں کے مکیں
دیکھو دیکھو یہ حاضر ہے روح الامین روح تم پر فدا آ چکی رات ہے

ہوا جبریل کو ارشاد زہے اوج مکان		لامکان پر میرے محبوب کو جا لے آ۔ جا

اور حکم ہوا حضرت جبریل علیہ السلام کو کہ سوائے تیرے تمام فرشتے اپنی اپنی حد پر استقبال کیواسطے استادہ رہین۔ جنت کی حورین آراستہ پیراستہ ہو جائین۔ غلمان یاقوت کے طبق موتیون سے بھر کر نثار کرنے کے لئے لائین۔ جبتک حکم نہو سورج نکلنے نپائے۔ اور چاند پہلے آسمان پر روشن رہے۔ عرش سے فرش تک نور ہی نور ہو جائے۔ ہر جڑی بوٹی سرگرم مبارکباد رہے کوہ سے کاہ تک دلشاد رہین۔

کوہ سے کاہ تک دل میں مسرور ہو شرق سے غرب تک جلوۂ طور ہو
عرش سے فرش تک نور ہی نور ہو لاکھ دل سے سوا آ چکی رات ہے

اور اے جبریل تمام اولادِ آدم کی قبرون سے عذاب موقوف ہو جائے
اور حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ تک تمام انبیاء ہمارے محبوب کی

پیشوائی کیواسطے آمادہ اور مستعد رہین۔

غزل

بلاوا ہے شب معراج ہی تفصیل سی کہدو	کہا حق نے محمد سے کہے جبریل سی کہدو
کہو یوسف سے عاشق ہو زلیخا کی طرح اونپر	ہو قربان ابرو ونپر انکی اسمٰعیل سی کہدو
پے تعظیم حاضر ہو کہ آتا ہے مرا پیارا	رکھے ہاتھون سے اپنے صور اسرافیل سی کہدو
کرے سامان تشریف آوری سرور عالم	نہ بانٹے رزق اتنی دیر میکائیل سی کہدو
مرا محبوب آتا ہے قدمبوسی کو حاضر ہو	کرے موقوف قبض روح عزرائیل سی کہدو
مری محبوب کی امت اوترکر جائے جنت مین	بچھادے پر صراط حشر پر جبرئیل سی کہدو
دو چندان روشنی ہوگی مرا چاند آنیوالا ہے	رہی روشن یہ ہراک عرش کی قندیل سی کہدو

بلاؤ دون پہ بلادی آرہی تھی عرش سی اکبر
محمد کو یہان لائین بہت تعجیل سے کہدو

الحاصل جبریل امین حکم خداوندی بجالائے اور جنت سے ایک براق انتخاب کیا اور وہ براق سے

حور کا چہرہ پری کے پر تجلی برق کی	دست قدرت سے خدا نے خود بنایا تھا براق

زُہرہ جبین زرّین زین سیاہ مُو مبارک خو جادُو چشم آہو
عطارد منظر ثریا پیکر دراز مژگان گوہر دندان تنگ دہن
سیمین تن سبک عنان تیز جولان خورشید طلعت قمر ہئیت آسمان سیر
گردون طیر یاقوت گردن مُصفّا بدن زمرد گوش سراپا ہوش
تُندرُو گرم دَو خجستہ پئے مُعطّر خئے مُصفّا شکم منور
مرجان دُم لُولُو سُم ؎

آسمانون سے نظر بنکے گذرنیوالا	سبزۂ گلشنِ فردوس کا چرنے والا
نازنین ماہ جبین غارتِ دین بر سر کین	گلبدن رشکِ چمن سیب ذقن غنچہ دہن
حشر بھی بیٹھ گیا پاؤن دبانے کیلئے	اس خوشامد مین کہ سیکھونگا تراچال چلن

یہ بُراق حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور مین پیش کیا اور عرض کیا۔
برق سے تیز ہے یہ بُراق آپکا کیونکہ خالق کو ہے اشتیاق آپکا
اب نہین دیکھا جاتا فراق آپکا جلد چلنا روا آجکی رات ہے
یہ مژدہ سُنکر حضور نے طہارت کا ارادہ فرمایا۔ حکم پہونچا کہ اے جبریل
ہمارے محبوب کیواسطے حوضِ کوثر سے پانی لاؤ۔ ابھی بندِ قبا اور تکمۂ
گریبان وا نہوا تھا کہ رضوان دو صراحیان یاقوت کی آبِ کوثر سے

بھری ہوئی اور ایک طشت زمردین لیکر حاضر ہوا اور کہا ع

بکشا بند قبا تا بکشاید دلِ من		کہ کشادے کہ مرا بود ز پہلوی تو بود

حضور نے آبِ کوثر سے غسل فرمایا۔ جبرئیل نے حُلّۂ نورانی پہنایا۔ عمامۂ نورانی سر پر باندھا۔ ردائے نورانی اوڑھائی۔ نعلین سبز پائے مبارک مین پہنائیں پٹکا یاقوتِ سُرخ کا کمر سے باندھا۔ تازیانہ سبز زمرد کا ہاتھ مین دیا اور حضور مسجد الحرام مین تشریف لائے۔ میکائیل و اسرافیل مع فرشتگانِ ہمراہی تعظیم و تکریم بجالائے۔ جبرئیل نے باگ پکڑی۔ میکائیل نے رکاب تھامی اسرافیل نے غاشیہ کندھے پر رکھا اور حضور سوار ہوئے۔ اسّی اسّی ہزار فرشتے داہنے بائین نور کی قندیلون مین کافور کی بتّیان روشن کیے ہوئے ساتھ ساتھ چلے۔

باغِ عالم مین بادِ بہاری چلی سرورِ انبیاء کی سواری چلی

یہ سواری سوئے ذاتِ باری چلی ابرِ رحمت اوٹھا آجکی رات ہے

جذبِ حُسنِ طلب ہر قدم سات ہے داہنے بائین فرشتونکی بارات ہے

سر پہ نورانی سہرہ کی کیا بات ہے شاہ دُولھا بنا آجکی رات ہے

رات وہ رات جس رات مین بات ہو لطف اسبات کا آجکی رات ہے

کون جاتا ہے سلطان دُنیا و دین کس طرف عرش پر ذاتِ حق کے قرین
لینے آئے ہین یہ کون روح الامین کب ہے وصلِ خدا آجکی رات ہے

عطر رحمت فرشتے چھڑکتے چلے جسکی خوشبو سے رستے مہکتے چلے
چاند تارے جلو مین چمکتے چلے کہکشان زیر پا آجکی رات ہے

الغرض اس تزک و احتشام اور دھوم دھام سے بیت المقدس مین سواری پہونچی۔ تمام انبیاء علیہ السلام اور بے شمار فرشتے جو حضور کی پیشوائی کے منتظر تھے تحیت و سلام بجالائے۔ مسجد اقصیٰ مین حضور نے شکرانہ ادا کیا اور اُن سب نے اقتدا کیا۔ پھر وہان سے آنِ واحد مین پانسو برس کی راہ طے فرما کر پہلے آسمان پر رونق افروز ہوئے اور بمصداق آیہ شریفہ وَمَا یَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ بے شمار فرشتون کو دیکھا کہ سرو قد کھڑے ہوئے تسبیح و تہلیل مین مصروف ہین۔ حضور نے یہ عبادت پسند فرمائی اور نماز مین قیام فرض ہوا اور اسی آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی بعد تحیت و سلام کے حضرت آدم علیہ السلام نے خوش ہو کر آپ کو دعائین دین اسکے بعد بے انتہا عجائبات ملاحظہ فرماتے ہوئے دوسرے

آسمان پر تشریف لیگئے اور ایک جماعت فرشتون کی دیکھی کہ رکوع مین
جھکے ہوئے ہین - روح الامین نے عرض کی کہ یارسول اللہ جب سے یہ
فرشتے پیدا ہوئے ہین اِسی عبادت مین مشغول ہین کبھی اور طرف نگاہ
نہین کی - اِس مقام پر رکوع نماز مین فرض ہوا اور یہین حضرت یحییٰ
علیہ السلام سے مُلاقات ہوئی - پھر تیسرے آسمان پر پہونچے اور یہان
سب فرشتون کو سجدہ مین مصروف پایا اور تمام فرشتون نے سجدہ سے
سر اوٹھا کر حضور کو سلام کیا اور پھر اوسی طرح عبادت مین مشغول ہو گئے
اِس مقام پر ہر ایک رکعت مین دو سجدے فرض ہو گئے یہین حضرت
یوسف علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام سے اور حضرت سُلیمان
علیہ السلام سے مُلاقات ہوئی اونھون نے کہا مبارک ہو -

اور نبیونکو یہ مرتبہ ہی نہین عرشِ اعظم پہ کوئی گیا ہی نہین
ایسا رُتبہ کسیکو مِلا ہی نہین جیسا رُتبہ ترا آجکی رات ہے

اور کہا کہ آپ بھی شفاعت اُمت مین کوتاہی نہ فرمائین پھر حضور نے اپنے
پائے مبارک سے چوتھے آسمان کو شرف بخشا اور بہت سے فرشتون کو
دو زانو بیٹھے ہوئے تسبیح الٰہی مین متوجہ دیکھا یہان نماز مین قعدۂ آخری

فرض ہوا اور اسی آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مصافحہ ہوا اور
جناب موسیٰ علیہ السلام سے ملاقی ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
بکمال مسرت آپسے کہا کہ شکر ہے اُس خدائے جلیل کا کہ جسنے آپکا جمال
باکمال مجھے دکھلایا اور آج آپکو وہ رتبہ تقرب حاصل ہے کہ نہ پہلے کسیکو
ہوا نہ آئندہ ہوگا اسوقت رحمت الٰہی جوش پر ہے جو کچھ چاہو مانگ لو
اور اُمت پر جو عبادت فرض کیجاوے اوسکی کوتاہی مین کوشش
کیجئے۔ حضور نے وصیت حضرت کلیم اللہ کی متوجہ ہوکر سُنی اور یاد رکھی
اسی آسمان پر بیت المعمور کی سیر کرکے دو رکعت نماز نفل ادا کی اور جسطرح
بیت المقدس مین انبیاء علیہ السلام پر آپنے امامت کی تھی یہان
تمام فرشتون نے آپکے پیچھے نماز پڑھی۔ جب حضور نے یہ اجماع
ملاحظہ فرمایا تو دل مین آیا کاش میری اُمت مین بھی مثل اسکے ظاہر
ہوتا چنانچہ عید المومنین یعنی جمعہ کا دن عطا ہوا۔
مسلمانو ثابت ہوا کہ یہ نماز وہ عطیۂ الٰہی ہے کہ پہلے آسمان کے
فرشتون کا قیام اور دوسرے آسمان والون کا رکوع اور تیسرے آسمان
والون کا سجدہ اور چوتھے آسمان والونکا قعدہ اسمین شامل ہے۔

اُن تمام فرشتون کی فضیلتین تمھین ہر نماز مین حاصل ہین۔ سخت افسوس ہے اونپر جو اس سے غافل ہین یہ معراج المومنین ہے پانچون وقت مسلمان نمازی کو معراج ہوتی ہے مگر نماز بھی تو نماز کیطرح ہونی چاہیئے بیگاری ٹکرون سے تو اور اولٹی گلے پڑجاتی ہے بقول مولانا صاحب رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ ؎

بر زبان تسبیح و در دل گاو خر		اینچنین تسبیح کے دارد اثر

اور جو اسکا مزا لیکر پڑھوگے تو وہ لطف حاصل ہوگا کہ پھر کبھی نہ چھوٹیگا اس سے یہان بھی بھلا اور وہان بھی بھلا۔ دنیا مین عافیت و عزت آخرت مین فرحت و جنت۔ خیر جب حضور پانچوین آسمان پر پہونچے تو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب و حضرت لوط علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور سب نے مصافحہ کیا پھر چھٹے آسمان پر حضرت نوح اور حضرت ادریس علیہ السلام ملے اور حضرت نوح علیہ السلام نے معانقہ کیا اور خوش ہوکر دعا دی۔ پھر حضور ساتوین آسمان کے عجائب و غرائب ملاحظہ فرماتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے۔ حضرت جبریل علیہ السلام اپنے اس مقام سے رخصت ہونے لگے

حضور نے فرمایا۔

چو در دوستی مخلصم یافتی	عنانم ز صحبت چرا تافتی

جبریل نے عرض کیا۔

اگر یک سرِ موئے برتر پرم	فروغِ تجلّی بسوزد پرم

پھر حضور نے ستر ہزار پردے نور کے طے کئے یہانتک کہ بُراق بھی چلنے سے عاری ہوا۔ پھر رف رف عرش کے قریب پہونچاکر غائب ہوگیا اور ندا آئی۔

حکم تھا اے فلک اب قدم چوم لے جھک کے ہر اک ملک اب قدم چوم لے
عرش دیکھی جھلک اب قدم چوم لے تجھ پہ شاہِ دنیٰ آجکی رات ہے
چاند ہالہ ہے اس روئے بے داغ کا اسکی آنکھوں مین سُرمہ ہے مازاغ کا
یہ وہی گُل ہے توحید کے باغ کا جسکی زلفِ دوتا آجکی رات ہے
خلوتِ خاص مین یہ حضوری ہوئی قُرب ہی قُرب تھا دُور دوری ہوئی
تھی جو دلمین تمنّا وہ پوری ہوئی دیدۂ شوق وا آجکی رات ہے

لکھا ہے کہ جب حضور عرش کے قریب پہونچے حکم ہوا کہ اے میرے محبوب آگے آؤ اُسوقت حضور نے چاہا کہ نعلین پائے مبارک سے اوتارین عرش

ملنے لگا حکم ہوا کہ حبیب میرے نعلین نہ اوتارو بلکہ پہنے ہوئے آؤ تاکہ عرش مجید قرار پکڑے۔ حضور نے عرض کیا کہ خداوندا موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ پہلے چالیس روزے رکھو اور نعلین اوتار کر کوہ طور پر آؤ پس عرش تو کوہ طور سے کہین زیادہ معظم اور پُر نور ہے پھر نعلین کیون نہ اوتارون خطاب آیا کہ محبوب میرے موسیٰ کو اسواسطے نعلین اوتارنیکا حکم دیا تھا کہ خاک وادی مقدس کی اوسکے پاؤن مین لگے تاکہ اوسکو بزرگی حاصل ہو اور تجکو اسواسطے نعلین اوتارنیکا حکم نہین ہے کہ تیری نعلین کی خاک سے عرش مجید کو بزرگی حاصل ہو۔ محبوب میرے ٥

تو بدین جمال و خوبی سرِ طور گر خرامی	ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

غزل

ہے ایک مکان اور ایک مکین تو اور نہین مین اور نہین
پھر کیون نہو دلمین صاف یقین تو اور نہین مین اور نہین
جب صاف ہو دل کا آئینہ کھل جاتی ہے چشم بینا
پھر حق حق کہتے ہین حق بین تو اور نہین مین اور نہین
[illegible]

پھر کیون مین جاؤن اور کہین تو اور نہین مین اور نہین

ممکن ہی نہین ممکن ہی نہین تو اور کہین مین اور کہین

ہی تو کبھی یہین ہون مین کبھی یہین تو اور نہین مین اور نہین

معبد مین یا بت خانون مین ہر وقت نرالی شانون مین

عابد ہون کہین معبود کہین تو اور نہین مین اور نہین

ہی وصل کی اکبر جب خوبی خود کہدے شانِ محبوبی

تو مجھسے قرین مین تجھسے قرین تو اور نہین مین اور نہین

دوسرے یہ کہ جب مینے عرش کو بنایا تھا تو اوسے قرار نہتا ہمیشہ جنبش کرتا

تھا۔ مینے اوس سے وعدہ کیا تھا کہ ایک رات ہم اپنے محبوب کو بلاینگے

اور اسکی نعلین کا گوشوارہ تجکو عطا فرماینگے تب اوسکو قرار ہوا اور

اسی وقت سے عرشِ برین تیری نعلین کا مشتاق ہے

اے عرش معلی تری زینت ہے اسی سے	مقسوم ہے ترا نقش کف پاے محمد

فرماتے ہین جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کہ جب مین عرشِ برین

کے قریب پہونچا۔

ہوئی عرش اعظم پہ جب دم رسائی	نہتا کچھ بجز جلوہ کبریائی

جلالِ الٰہی سے ہیبت جو چھائی	رُکا مین تو پردہ سے آواز آئی
	کہ پردہ مین آ تجھسے پردہ نہین ہی

فرماتے ہین جناب خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ دیکھا مین نے عرش کے قریب پہونچکر ایک امرِ عظیم کہ زبانین اوسکا وصف نکر سکین اور اوسی حالتِ ذوق مین کہ میرا رونگٹا رونگٹا محو لقائے کبریا تھا ایک قطرہ عرشِ برین سے میری زبان پر گرا جو کمال شیرین اور بہت سفید تھا اوسوقت مجھکو علم اوّلین و آخرین مرحمت ہوا اور میرا دل اس سے روشن اور نورانی ہوگیا۔ اوسوقت میرے پروردگار نے بدیدۂ دل مجھکو وہ دکھایا جو ندیکھا تھا کسی نظر نے اور نہ سُنا تھا کسی گوشِ بشر نے (مؤلف)

عرش سے ایک قطرہ زبانپر گرا علم ہر شے کا اُسوقت حاصل ہوا

پھر تو دیکھا جو دیکھا سُنا جو سُنا گو مگو ماجرا آجکی رات ہے

جس مکان مین فرشتون کے جلتے ہین پر اُسمین راز و نیازِ بشیر و بشر

ناز و انداز اِدھر اُدنُ منّی اودھر ہر ادا مین ادا آجکی رات ہے

پھر کہا حق نے جلوے مری دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے جو تجھے دیکھ لے

ہین تجھے دیکھو لون تو مجھے دیکھ لے دیکھنے کا مزا آجکی رات ہے

تو نہ مجھسے الگ مین نہ تجھسے جُدا تجھسے جو مل چکا ہی وہ مجھسے مِلا
اور جو تجھسے گیا ہے وہ مجھسے گیا بس یہی فیصلہ آجکی رات ہے

اوسطرف رحمتِ حق کے جوہر کُھلے اسطرف سے شفاعت کے دفتر کُھلے
کہدیا دیکھ ہین فیض کے دَر کُھلے مانگ جو مانگنا آجکی رات ہے

عرض کیا جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ الٰہی امتِ عاصی کی مغفرت چاہتا ہون۔ ارشاد ہوا کہ ستّر ہزار تیرے واسطے بخشے اور کیا چاہتا ہے عرض کیا یا ربّ العالمین امتِ عاصی کی بخشش؟ فرمایا کہ ستر ہزار اور بخشے۔ اب اور مانگ کیا مانگتا ہے۔

شہ نے کی عرض امت گنہگار ہے بخشدے میرے مالک تو غفار ہے
تجکو آسان ہی سب مجکو دشوار ہے فکرِ روزِ جزا آجکی رات ہے

پھر یہ حق نے کہا ماہ پارے نبیؐ تو مرا چاند ہے اَور تارے نبیؐ
ایسا گھبرا نہ اے میرے پیارے نبیؐ ایسی جلدی ہی کیا آجکی رات ہے

راوی لکھتا ہے کہ سات سو بار یہی خطاب ہوا اَور کیا چاہتا ہے اوسوقت اُس شفیع اُمت نے یہی عرض کیا کہ الٰہ العالمین اُمتِ گنہگار کی نجات چاہتا ہون۔ فرمان ہوا کہ محبوب میرے کبتک امتِ عاصی کی مغفرت

طلب کریگا عرض کیا کہ الٰہی طلب کرنیوالا میں ہوں اور بخشنے والا تو ہے

حکم ہوا کہ اگر آج ہی سب امت کو بخشدوں تو لطف کیا ہے۔

لطف جب ہی کہ دیکھینگے سارے نبی ہوگی تیری شفاعت پہ رحمت مری

بخشدونگا قیامت میں امت تری تجھسے وعدہ مرا آجکی رات ہے (دیگر)

تجھسے بندہ مرا اگر کوئی پھر گیا طبقۂ نار دوزخ میں وہ گر گیا

اور جو ایمان لایا وہی تر گیا یہ مرا مدعا آجکی رات ہے

حضور پر نور فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنی ثنا میں ان کلموں کے کہنے کا

حکم فرمایا۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالطَّيِّبَاتُ جب یہ تعریف

عرض کیگئی تو خطاب ہوا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اوسوقت بھی

حضور نے اپنی امت کو یاد فرماکر اس سلام کے جواب میں عرض کیا

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ہ

ہائے اکبر ہے گنہ گاروں کا کسدرجہ خیال
عیش میں بھی اونھیں اُمت کی پڑی آجکی رات

پھر جسوقت ملائکہ مقربین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مرتبہ اختصاص معلوم

ہوا انھوں نے بالاتفاق عرض کیا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

لطف دلمین خدا کی ملاقات کے ذائقے ہونٹ پر التحیات کے
زمزمے خوش زبان پر مناجات کے فیض کا در کھلا آجکی رات ہے

پھر حکم ہوا کہ حبیب میرے جب کوئی سفر سے گھر جاتا ہے اوسکے لئے کچھ تحفہ ضرور ہے - یہ جو کچھ مینے اور تونے اور فرشتون نے کہا ہے یہ میری طرف سے میرے بندون کو بے قیمت تحفہ ہے ہر نماز مین پڑھا کرین -

سب نماز اور روزے سکھا دیجئے باغ جنت کا مژدہ سُنا دیجئے
قاعدے بندگی کے بتا دیجئے مینے جو کچھ کہا آجکی رات ہے

کہنا آخر یہان بھی ہے آنا تمھین ایکدن ہے مجھے مُنہ دکھانا تمھین
پھر نہ سوجھیگا حیلہ بہانہ تمھین دیکھو سمجھا دیا آجکی رات ہے

پھر حضور نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وصیت؛ یاد کرکے عبادت کی تخفیف مین بہت سعی کی جو جناب الٰہی مین قبول ہوئی - اور اسطرح دعا کی

دعیہ مُلصہ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ

پھر ہوا حکم اب سیرِ جنت کرو اور مکانات اُمت کے سب دیکھ لو

اور جو کچھ ضرورت ہو ہمسے کہو باب رحمت کھُلا آجکی رات ہے

دونون عالم مین صلِّ علیٰ کا ہے غُل کلمہ سُنکر درِ خلد جاتے ہین کھُل

باغِ جنت مین جاتا ہے وحدت کا گُل ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آجکی رات ہے

آمد آمد کی جنت مین دھومین مچین حورین تعظیم کیواسطے جھک گئین

بلبلین پھول کی ڈالیان پہ چہلین ہر طرف مرحبا آجکی رات ہے

دیکھا جنت مین جاکر ہین نہرین رواں موتیونکے مرصّع مکلّل مکان

اُن مکانونمین یاقوت کے سائبان لوٹے کیا کیا عطا آجکی رات ہے

جنت مین حضور طرح طرح کی نعمتین دیکھکر شکرِ خدا بجالائے اور تمام عجائب و غرائب آسمانون کے اور جنت کے ایوانون کو ملاحظہ فرما چکے اور ہر مقصدِ دل پاچکے تو

ہر مرادِ دلی حقسے ملتی رہی واپس آئے کلی دل کی کھلتی رہی

بسترہ گرم زنجیر ہلتی رہی یہ عجب معجزا آجکی رات ہے

معجزہ یہ محمّد کا تحقیق ہے جسنے تصدیق کی ہے وہ صدّیق ہے

اور جو منکر ہے جاہل ہے زندیق ہے وہ عدوئے خدا آجکی رات ہے

نزع مین قبر مین حشر مین انخدا سختی و تنگی و پرسش جرم کا
خوف اکبر کو کہتا ہے بے انتہا فضل کرنا دعا آجکی رات ہے

راوی لکہتا ہے کہ جب حضور واپس تشریف فرمائے حرم نبوی ہوئے
ہین تو درو دیوار۔ شجر وحجر واصناف ملائکہ سرگرم مبارک باد تھے۔

مبارک باد

جشن معراج کا مبارک ہو
وصل ذاتِ خدا مبارک ہو

آپکے واسطے شبِ معراج
عرش خلوت سرا مبارک ہو

تمکو ماہِ رجب کی ستائیس
اے حبیبِ خدا مبارک ہو

لیلۃ القدر کی تجلّی سے
رات کا دن ہوا مبارک ہو

ہر طرف ہین درود کے تحفے
شور صلِّ علےٰ مبارک ہو

وعدہ بخششِ گنہگاران
حق نے تمسے کیا مبارک ہو

حقسے راز و نیاز کی خلوت
خاتم الانبیا مبارک ہو

بزمِ قوسین مین رسائی آج
تمکو شاہِ دنیٰ مبارک ہو

حور و غلمان نے خلد مین تمسے
سر جھکا کر کہا مبارک ہو

فرش پر عرش پر دو عالم میں
ہر طرف شور تھا مبارک ہو

حال معراجِ مصطفیٰ لکھا
اکبرِ بے نوا مبارک ہو

تضمین بر قطعہ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ

وہ جو دو جہان کا ہے رہنما وہی شمع انجمنِ دنیٰ
وہی عرش جسکا ہے متکا ہے عروج اسکو سوئے علا
وہ ہے سارے نبیون کا پیشوا ہے جو سب فرشتونکا مقتدا
وہ حبیب احمدِ مجتبیٰ وہ نبی محمدِ مصطفیٰ

بلغ العلےٰ بکمالہ۔ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ۔ صلوا علیہ وآلہ

جو قدم نبیؐ نے بڑھا دیا سرِ خود فلک نے جھکا دیا
وہ حجاب حق نے اٹھا دیا انھیں اپنا جلوہ دکھا دیا
جو طلب کیا وہ دلا دیا کہا باغ خلد۔ کہا دیا
جو لیا دیا وہ لیا دیا یہ نہ پوچھ آگے کہ کیا دیا

بلغ العلےٰ بکمالہ۔ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ۔ صلوا علیہ وآلہ

وہ حبیبِ حق شہ نیک خو کہ یہ دین جسکا ہے چار سو
گیا بہرِ سیر مقام ہو رہا کوئی پردہ نہ رو برو
[illegible] گفتگو کہ ہے خوش تو ما حبیب تو
ہوئی پوری وصل کی آرزو یہ صدا بلند تھی کو بکو

بلغ العلے بکمالہ ۔ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ ۔ صلو علیہ و آلہ

ہوا عزم خلد حضور کا کہین فرش دیکھا بلور کا
کہین قصر نور ہی نور کا کہین خوش ترانہ طیور کا
کہین جام آب طہور کا کہین رنگ عیش و سرور کا
کہین شور و غل یہی حور کا کہ یہ پیارا رب غفور کا

بلغ العلے بکمالہ ۔ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ ۔ صلو علیہ و آلہ

ہے دعائے اکبر خستہ تن کہ ہو پر بہار کوئے چمن
پڑھین شیخ سعدی خوش سخن جو یہ اپنا شعر بصد پھبن
سجے اُس چمن مین اک انجمن کہ ہون صدر جسمین شہ زمن
مری بات بھی وہان جائے بن کہ ہون اونکے ساتھ مین نغمہ زن

بلغ العلے بکمالہ ۔ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ ۔ صلو علیہ و آلہ

تمام شد

روایت بسم اللہ ۔ روایت مشاطہ ۔ روایت یہودی ۔ ہر سہ
دیوان اکبر ۔ دیوان داغ ۔ دیوان جلالی وغیرہ وغیرہ ہمارے
[illegible]

ناقصون کے لئے کامل کاملون کے لئے رہبر

شاہد غیبی یعنے مجرّبات صوفی

آجتک ایسی عدیم المثل مجرّبات عملیات کی کتاب ایسی سلیس اُردو مین نیز باقاعدہ آپنے شاید ہی ملاحظہ فرمائی ہو اسکی خوبی تجربہ کرنے ہی پر منحصر ہے۔ سیکڑون اشتہار آپنے دیکھے ہونگے مگر ہم آپکو یقین دلاتے ہین کہ یہ کتاب اشتہاری نہین ہے۔ خاص طور پر جو عمل بزرگان کرام سے باقاعدہ دستیاب ہوئے ہین صرف وہی اس کتاب مین درج ہین۔ ایک عمل یا ایک نقش بھی اسکا آپ غیر موثر نہین ثابت کر سکتے مگر ہمت و اعتقاد شرط ہے۔ مختصر فہرست حسب ذیل ہے۔ مثلاً آداب و شرائط عمل۔ شرح اشیائے جلالی و جمالی۔ نقشہ سعد و نحس سیّارگان۔ طریقہ زکوٰۃ یٰسین شریف۔ عملیات دستِ غیب۔ تسخیر ہمزاد۔ حاجات ضروریہ۔ استخارہ برائے ہر مشکلے۔ عملیات تسخیر۔ اسرار مخفی معلوم کرنیکا عمل۔ تسخیر بوم کا عمل۔ نقش استخارہ نقش بغرض فروختگی مال۔ نقش گمشدہ اشیا کیلئے۔ ورد دافع دردسر۔ اکسیر حب۔ کشائش رزق۔ واپسی مفرور۔ فتیلہ آسیب زدہ۔ دافع احتلام۔ دافع بخار۔ قوت بصر کا ورد۔ مار گزیدہ کا چٹکلہ۔ تسخیر خلائق۔ حفاظت جان و مال۔ وسعت رزق۔ پنج گنج برائے جمیع حاجات۔ دافع بدخوابی۔ گمشدہ کی دستیابی کا عمل۔ حمل اسقاط ہونیکا عمل۔ رہائی مجبوس کا عمل دافع نظر بد و مسان۔ قوت حافظہ کا عمل۔ دافع حبس بول۔ حفاظت صلوٰۃ الحاجت وغیرہ وغیرہ

اشتہار

ہر قسم کی کتابیں مثل ناول ہر قسم ۔ بھجن ہر قسم ۔ جھوٹے ہر قسم
قرآن مجید مطبوعہ مجتبائی و مصطفائی و مرتضوی ہر قسم
مترجم و معرّا و سفری حمائل شریف معرّا و مترجم ہر قسم
پنجسورہ و قواعد عربی و سیپارہ و کتب دینیات
عیدیاں سادہ و رنگین ہر قسم و ہر سہ دیوان اکبر
اور دیگر مشہور معروف شعراء کے کلیات ہمارے یہاں سے بکفایت

طلب فرمائیے } المشتہر صوفی شرف الدین احمد تاجر کتب شہر میرٹھ